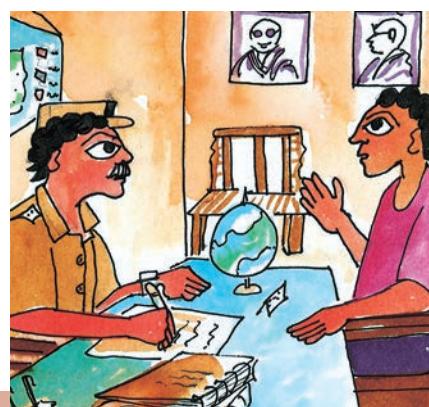
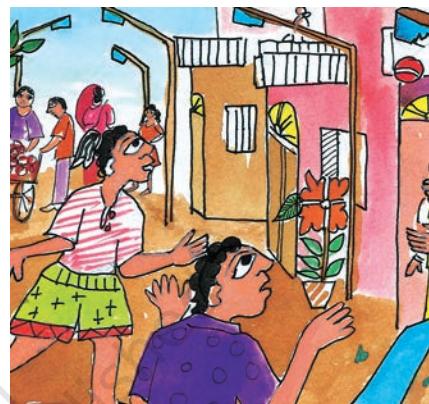


تیسری اکائی

مقامی حکومت اور انتظامیہ



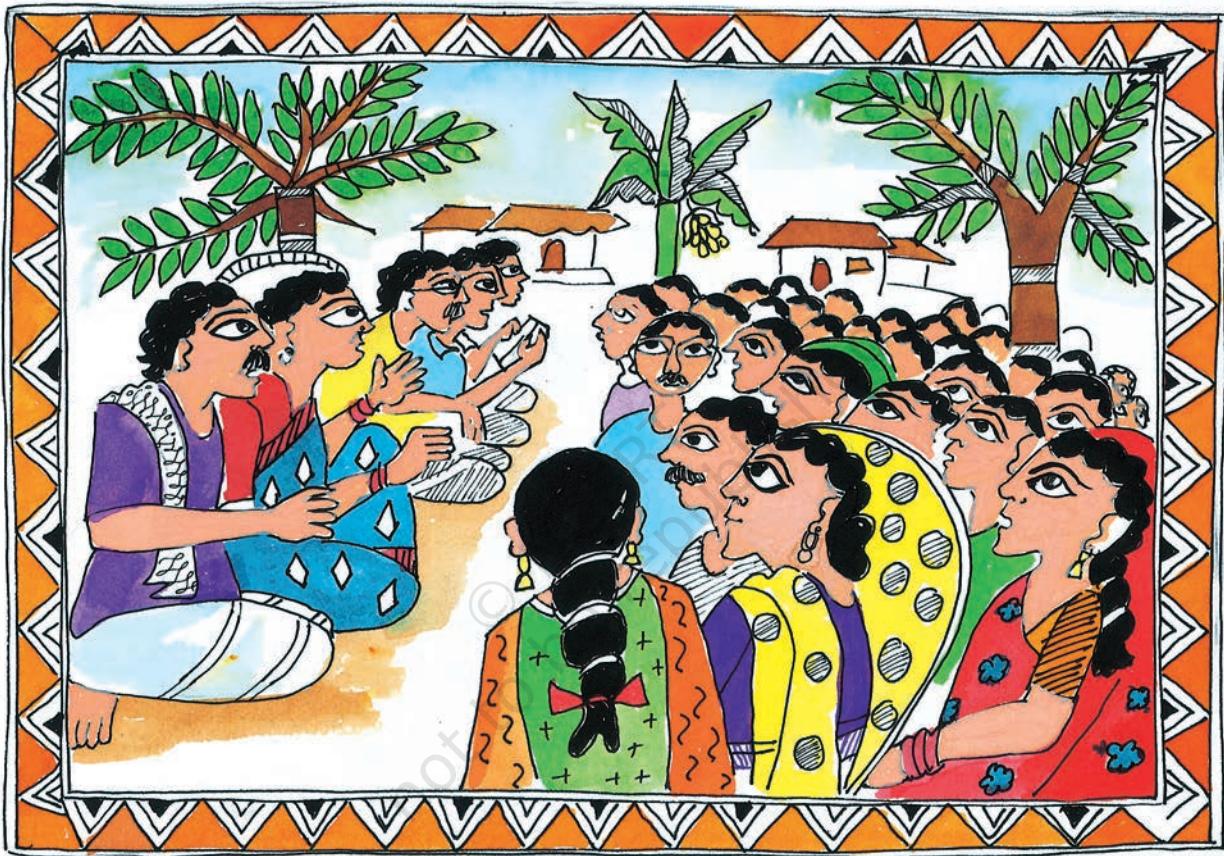
© NCERT
not to be republished



پنچاہی راج

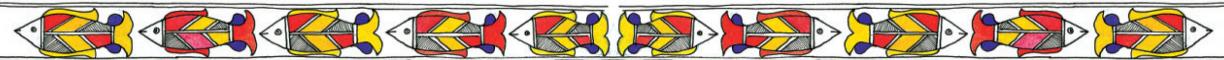
(Panchayati Raj)

لوگ جب اپنے نمائندے چُن لیتے ہیں تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ فیصلے کس طرح کیے جاتے ہیں؟ آئیے دیکھیں کہ دیہی علاقوں میں یہ سب کیسے ہوتا ہے؟ یہاں ہم گرام سبھا پر ایک نظر ڈالتے ہیں جو ایک میٹنگ یا جلسہ ہوتا ہے اور جہاں لوگ براہ راست شریک ہوتے ہیں اور اپنے منتخب نمائندوں سے جواب چاہتے ہیں۔



گرام سمجھا ایسے تمام بالغ افراد کی میٹنگ ہے جو پنچاہیت کے دائرے میں آنے والے علاقے میں رہتے ہیں۔ یہ ایک گاؤں یا چند گاؤں ہو سکتے ہیں۔ کچھ ریاستوں میں، جیسا کہ مذکورہ بالا مثال میں بتایا گیا ہے، ہر گاؤں میں گاؤں والوں کی میٹنگ ہوتی ہے۔ ہر وہ شخص جس کی عمر 18 سال یا اس سے زیادہ ہو، اور جس کو ووٹ کا حق حاصل ہو، گرام سمجھا کا رکن ہوتا ہے۔

آج کا دن ایک خاص دن ہے۔ ہر شخص گرام سمجھا پہنچنے کے لیے دوڑ رہا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟ یہ اس لیے کہ لوگ یہ جانے کے منتظر ہیں کہ ان کی نئی پنچاہیت کے لیڈروں نے گاؤں کے لیے کیا منصوبے تیار کیے ہیں۔



گرام سبھا (Gram Sabha)

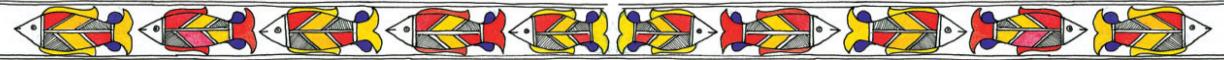
گرام سبھا کی میٹنگ اس طرح شروع ہوتی ہے کہ پنچایت کا صدر (جسے سرپنچ بھی کہتے ہیں) اور پنچایت کے ممبر (پنچ) اُس سڑک کی مرمت کا منصوبہ پیش کرتے ہیں جو گائون کو بڑی سڑک سے جوڑتی ہے۔ اس کے بعد بحث کا رخ پانی اور پانی کی قلت کی جانب مُر جاتا ہے۔

ہر گرام پنچایت وارڈوں یعنی چھوٹے چھوٹے علاقوں میں منقسم ہوتی ہے، ہر وارڈ اپنا ایک نمائندہ چنتا ہے جسے وارڈ ممبر (پنچ) کہا جاتا ہے۔ گرام سبھا کے تمام ممبر ایک سرپنچ بھی منتخب کرتے ہیں جو پنچایت کا صدر ہوتا ہے۔ پنچایت کے صدر اور وارڈوں کے ممبروں کو ملائکر گرام پنچایت بنتی ہے۔ گرام پنچایت پانچ برس کے لیے پُختی جاتی ہے۔ گرام پنچایت کا ایک سکریٹری ہوتا ہے جو گرام سبھا کے سکریٹری کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ یہ شخص منتخب نہیں ہوتا بلکہ اسے حکومت متعین کرتی ہے۔ گرام پنچایت اور گرام سبھا کی میٹنگیں بلاں کی ذمہ داری اسی سکریٹری کی ہوتی ہے۔ کارروائیوں کی رپورٹیں لکھنا اور ان کا ریکارڈ رکھنا بھی اسی کا کام ہے۔

تک زمین میں مشین سے کھدائی کی گئی تھی۔ اب نلوں میں بمشکل پانی آتا ہے۔ عورتوں کو پانی کے لیے سُرو ندی تک جانا پڑتا ہے جو تین کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ ”ایک ممبر یہ تجویز پیش کرتا ہے۔ ”سُرو ندی سے پائپ کے ذریعے گائون تک پانی لا یا جائے اور گائون میں ایک اونچی ٹنکی لگا کر پانی بہرا جائے جس سے پانی کی سپلائی میں اضافہ ہو سکے۔ لیکن دوسرے اراکین کا خیال ہے کہ یہ کام مہنگا پڑے گا۔ ان کا خیال ہے کہ نل کوپوں یا برموں کو زیادہ گھرا کرنا بہتر ہو گا اور اس موسم کے لیے کوئی کی صفائی کا کام کر دیا جائے تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ تیجیا کہتا ہے ”یہ کافی نہیں ہے۔ ہمیں کوئی مستقل حل نکالنا ہو گا کیوں کہ زمین کے اندر کے پانی کی سطح ہر سال نیچے اتر رہی ہے۔ جتنا پانی زمین میں رس کر پہنچ رہا ہے اس سے زیادہ پانی استعمال کر رہے ہیں۔“

ایک دوسرا ممبر انور ہر ایک کو بتاتا ہے کہ اس نے مہاراشٹر کے ایک گائون میں پانی کو برباد ہونے سے بچانے اور دوبارہ سے بہرنے کے طریقے دیکھے ہیں۔ اس نے بتایا کہ یہ سب اس نے تب دیکھا جب وہ ایک مرتبہ اپنے بھائی سے ملنے وہاں گیا تھا۔ اس کو فاصل آب (Watershed) کی ترقی کہا جاتا ہے۔ اس نے وہاں یہ بات بھی سنی تھی کہ حکومت اس کام کے لیے روپیہ دیتی ہے۔

گائون کا ایک آدمی جس کا نام تیجیا ہے جلسے کی شروعات کو ان الفاظ سے کرتا ہے۔ ”ہر داس میں پانی کا مسئلہ بہت شدت اختیار کر گیا ہے۔ برمی کا پانی اس سطح سے بہت نیچے چلا گیا ہے جہاں

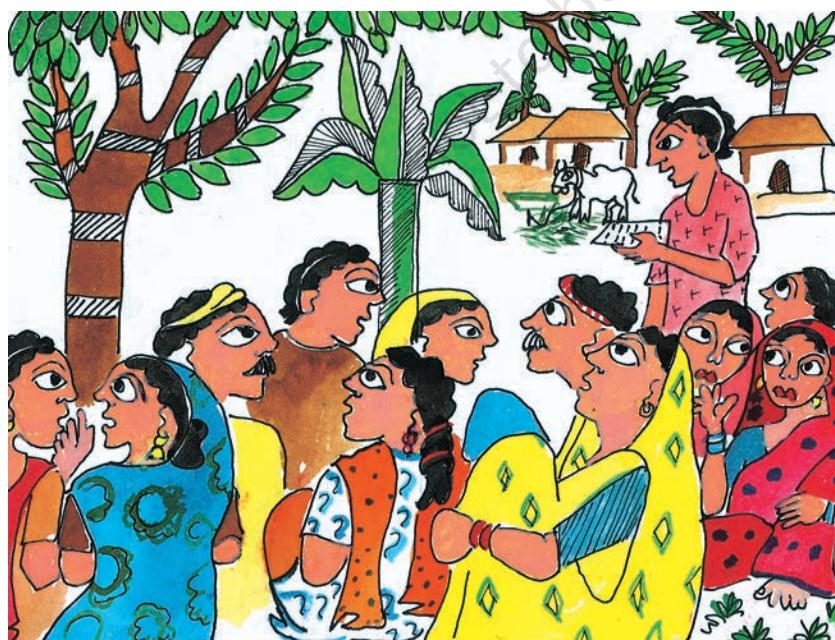


سروج سکھی بائی سے کہتی ہے۔ ”برجو کا نام اس فہرست میں کیسے آگیا؟ اس کے پاس اتنی ساری زمین ہے۔ اس فہرست میں تو صرف غریب لوگوں کو ہونا چاہیے۔ اور اوم پر کاش بنا زمین کا مزدور ہے جس کی گزر بسر مشکل ہی سے ہوتی ہے، پھر بھی اس کا نام فہرست میں نہیں ہے۔ ”تمہیں معلوم ہے کہ نئور اور برجو دونوں امیر چند کے دوست ہیں۔ امیر چند کی طاقت کا مقابلہ کون کر سکتا ہے؟“ سُکھی بائی کہتی ہے ”امیر چند تو پہلے اس گاؤں کا زمیندار تھا اور اب بہت ساری زمین پر اس کا قبضہ ہے۔ مگر ہمیں اوم پر کاش کا نام فہرست میں شامل کروانا چاہیے۔“

سرپنچ (صدر پنچاہیت) لوگوں کو کانا پھوسی کرتے ہوئے دیکھ لیتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کسی

انور کے بھائی کے گاؤں میں لوگوں نے درخت لگائے ہیں، پانی کو روکنے کے لیے ڈیم یعنی باندہ تعمیر کیے ہیں اور تالاب بنائے ہیں۔ اس کی باتیں سن کر ہر ایک نے سوچا کہ یہ بڑا دلچسپ خیال ہے۔ گرام پنچاہیت سے کہا گیا کہ اس بارے میں تفصیلات معلوم کرے۔

- 1۔ گرام سمجھا کیا ہے؟
- 2۔ اب تک گرام سمجھا کی میٹنگوں میں کن مسئللوں پر بحث ہوئی ہے اور کس قسم کے حل تجویز کیے جا رہے ہیں؟



گرام سبھا کے ایجنڈے کا اگلا موضوع خط افلاس سے نیچے رہنے والے لوگوں کی فہرست کو آخری شکل دینا ہے۔ جس کو گرام سبھا کی منظوری ملنی تھی۔ جوں ہی فہرست پڑھی جاتی ہے لوگوں میں کانا پھوسی شروع ہو جاتی ہے۔ ”نئور نے حال ہی میں رنگین ٹیلی ویژن خریدا ہے اور اس کے باپ نے اسے ایک نئی موٹر سائیکل بھیجی ہے۔ وہ خط افلاس (Poverty Line) سے نیچے کیسے ہو سکتا ہے؟“ سروج مل برابر میں بیٹھے آدمی کی طرف دیکھ کر بڑھاتا ہے۔

چلا�ا جائے اور اگر یہ حکومت کی جانب سے طے شدہ رقم سے کم ہے تو اس کا نام فہرست میں شامل کر لیا جائے۔

1۔ کیا خط افلاس سے نیچے رہنے والوں کو اس فہرست میں کوئی دقت تھی، جس کو گرام سجا آخری شکل دے رہی تھی۔ یہ کون سی دقت تھی؟

2۔ آپ کے خیال میں سروج کے کہنے کے باوجود کہ سروج مل کچھ بولے، وہ خاموش کیوں رہا؟

3۔ کیا آپ نے اس قسم کے واقعات دیکھے ہیں جب لوگ خود کچھ نہیں بولتے؟ آپ کے خیال میں اس واقعہ میں ایسا کیوں ہوا اور اس شخص کو بولنے سے کس چیز نے روکا؟

4۔ گرام سجا پنچایت کو اپنی من مانی کرنے سے کیوں کر باز رکھ سکتی ہے؟

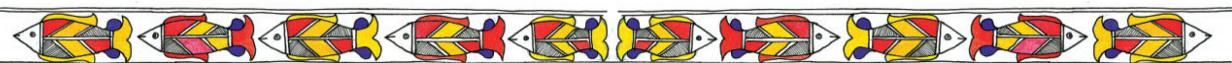
گرام پنچایت کو اس کے فرائض کی ادائیگی میں مدد دینے اور اسے ذمہ دار بنانے میں گرام سجا ایک بنیادی اور اہم عنصر ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں گرام پنچایت کے تمام منصوبوں کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ گرام سجا گرام پنچایت کو غلط کام کرنے سے روکتی ہے جیسے روپے پسیے کا غلط استعمال یا کچھ لوگوں پر غیر ضروری مہربانی کرنا۔ یہ منتخبہ نمائندوں پر نظر رکھنے اور ان کو چنے والے لوگوں کے سامنے جواب دہ بنانے کے کام میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

اس کے بعد سروج کھڑی ہو کر کہتی ہے کہ اوم پر کاش کا نام خط افلاس سے نیچے رہنے والوں میں ہونا چاہیے۔ دوسرے لوگ بھی اس بات سے متفق ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اور اس کے گھر والے بہت غریب ہیں۔ سرپنج پوچھتا ہے کہ اوم پر کاش کا نام شامل ہونے سے کیسے رہ گیا۔ وہ مدرس جس نے خط غریبی کے نیچے رہنے والوں کے بارے میں سروے کیا تھا، کہتا ہے ”جب میں اوم پر کاش کے گھر گیا تو وہاں تالا لگا ہوا تھا۔“ ہو سکتا ہے وہ کام کی تلاش میں کھیں گیا ہو۔“ سرپنج ہدایت دیتا ہے کہ اوم پر کاش کے کُنے کی آمدنی کے بارے میں پتہ

گرام پنچایت (The Gram Panchayat)

گرام پنچایت با قاعدگی سے میٹنگیں کرتی ہیں اور اس کا ایک بڑا کام اپنے تخت آنے والے تمام دیہاتوں میں ترقیاتی پروگراموں پر عمل درآمد کرنا ہے۔ جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں، گرام پنچایت کے ہر کام کو گرام سجا سے منظور کرانا ضروری ہے۔

کچھ ریاستوں میں گرام سجا میں کمیٹیاں تشکیل دیتی ہیں جیسے تعمیراتی اور ترقیاتی کمیٹیاں۔ ان کمیٹیوں میں کچھ گرام سجا کے اور کچھ گرام پنچایت کے ممبر شامل ہوتے ہیں جو مخصوص کاموں کو مل کر انجام دیتے ہیں۔



آئیے دیکھیں کہ ہر داس گرام پنچاہیت کیا کام کر سکی۔ کیا آپ کو وہ متبادل تجویزیں یاد ہیں جو ہر داس گاؤں میں پانی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے گرام سبھا میں پیش کی گئی تھیں؟ جب ہر داس گرام پنچاہیت کی میٹنگ ہوئی تو یہ بات پنچوں نے دوبارہ اٹھائی۔ اس میٹنگ میں سرپنج، وارڈوں کے ارکین اور سکریٹری آئے۔

پہلے گرام پنچاہیت کے ممبروں نے دونل کو پوپوں کو گہرا کرنے اور ایک کنویں کو صاف کرنے کی تجویز پر گفتگو کی، تاکہ گاؤں کو پانی کے بغیر نہ رہنا پڑے۔ سرپنج (پنچاہیت کا صدر) نے تجویز کیا کہ چونکہ ہینڈ پکپوں کی مرمت اور رکھ رکھاؤ کے لیے پنچاہیت کو کچھ رقم مل گئی ہے اسے اس کام کو پورا کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ممبر متفق ہو گئے اور سکریٹری نے ان کے فیصلے کو لکھ لیا۔

اس کے بعد سرپنج مسئلے کے طویل مدتی حل پر بحث کرنے لگے۔ انہیں یقین تھا کہ اگلی میٹنگ میں گرام سبھا کے ممبر سوال کریں گے۔ کچھ پنچوں نے پوچھا کہ کیا پانی جمع کر کے رکھنے کے پروگرام سے پانی کی سطح پر کوئی بڑا فرق پڑے گا۔ اس پر کافی بحث ہوئی۔ آخر میں یہ طے ہوا کہ گرام پنچاہیت بلاک ڈیولپمنٹ افسر سے رابطہ قائم کر کے اس اسکیم کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرے گی۔

گرام پنچاہیت میں کیا فیصلے ہوئے؟
کیا آپ کے خیال میں ان کے لیے ایسے فیصلے لینا ضروری تھا؟
مندرجہ بالا بیان کی بنیاد پر ایک سوال تیار کیجیے جو گرام سبھا کی اگلی میٹنگ میں لوگ پنچاہیت سے پوچھ سکیں۔



مہاراشٹر کے دو گرام پنج جنہیں 2005ء میں پنجاہیت میں نہایت اچھا کام کرنے پر نرمل گرام پرسکار سے نوازا گیا۔

کسی گرام پنچاہیت کے کام میں یہ باتیں شامل ہوتی ہیں:

1. پانی کے وسائل، سڑکوں، نکاسی، اسکولوں کی عمارتوں اور دیگر املاکی وسائل کی تعمیر اور مرمت و دیکھ بھال۔
2. مقامی ٹیکس لگانا اور انہیں وصول کرنا۔
3. دیہات میں روزگار پیدا کرنے سے متعلق سرکاری اسکیموں کو عمل میں لانا۔

پنچاہیتوں کے مالی وسائل

- مکانوں اور بازار کے مقامات وغیرہ سے ٹیکس کی وصولی۔
- جن پد اور ضلع پنچاہیتوں کے ذریعے ملا ہوا سرکاری روپیہ جو حکومت کے مختلف حکاموں کی معرفت آتا ہے۔
- بستی کے کاموں وغیرہ کے لیے ملا ہوا چندہ۔





پنچايتوں کی تین سطحیں (Three Levels of Panchayats)

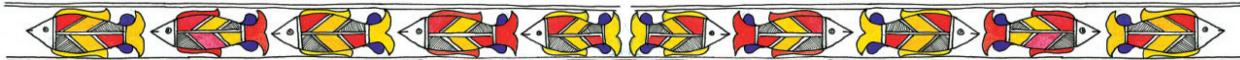
کرنا ہوتا ہے۔ یہ پنچایت سمیتوں کی مدد سے تمام گرام پنچایتوں میں روپے پسے کی تقسیم کو باضابطہ بنانے کا کام بھی کرتی ہے۔

ہندوستان کے آئین میں دیے گئے رہنماء صوبوں کی رو سے پنچایتوں کے ضمن میں ملک کی ہر ریاست کے اپنے قانون ہیں۔ اس کے پیچے یہ خیال کار فرمائے ہے کہ لوگوں کو اپنی حصہ داری اور اپنی آواز اٹھانے کی زیادہ سے زیادہ موقع مل سکیں۔

اپنے استاد سے کہیے کہ منتخب لوگوں، جیسے پنچ، سرپنچ، (پنچایت کا صدر) یا جن پد یا ضلع پنچایت کے ممبر میں سے کسی ایک کو بلائیں اور ان کے کاموں اور منصوبوں کے بارے میں ان سے انٹرو یو کریں۔

ہر دس گاؤں کی گرام سمجھا اور گرام پنچایت میں جو کچھ ہوا اس کے بارے میں پڑھنے کے بعد آپ سمجھ سکتے ہیں کہ پنچایتی راج کا نظام ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے لوگ خود اپنی حکومت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ پنچایتی راج کا نظام جمہوری حکومت کی پہلی سطح یا درجہ ہے۔ پنچ اور گرام پنچایت گرام سمجھا کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں کیوں کہ ان کو گرام سمجھا کے نمبروں نے ہی چُتا تھا۔

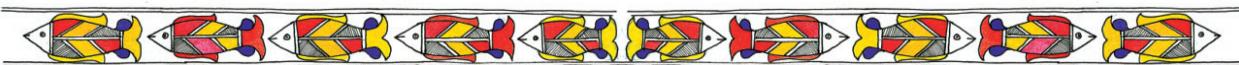
پنچایتی راج کے نظام میں عوام کی شرکت کا تصور دیگر دو سطھوں تک پھیلا ہوا ہے۔ ایک بلاک کی سطح جسے جن پد پنچایت یا پنچایت کمیٹی کہا جاتا ہے۔ پنچایت سمیتی کے ماتحت بہت سی گرام پنچایتیں ہوتی ہیں۔ پنچایت سمیتی سے اوپر ضلع پنچایت ہوتی ہے، جسے ضلع پریشند بھی کہا جاتا ہے۔ دراصل ضلع پریشند کا کام ضلع کی سطح پر ترقیاتی پروگرام تیار



سوالات

- 1 - موضع ہر داس کے رہنے والوں کو کیا مسئلہ درپیش تھا؟ انہوں نے اسے حل کرنے کے لیے کیا کیا؟
- 2 آپ کی رائے میں گرام سبھا کی کیا اہمیت ہے؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ ہر ممبر کو گرام سبھا کی میئنگوں میں حاضر رہنا چاہیے؟ کیوں؟
- 3 - گرام سبھا اور گرام پنچایت میں کیا تعلق ہے؟
- 4 - اپنے یا اپنے قریب کے کسی دیہی علاقے کی پنچایت کے کسی ایک کیے ہوئے کام کی مثال سامنے رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل باتیں معلوم کیجیے۔
 - (a) یہ کام کیوں ہاتھ میں لیا گیا؟
 - (b) روپیہ کہاں سے آیا؟
 - (c) کیا کام کمکل ہو چکا ہے یا نہیں؟
- 5 - گرام سبھا اور گرام پنچایت میں کیا فرق ہے؟
- 6 - درج ذیل خبر کو پڑھیے:

نیمون چوپیہلا شرور سڑک پر واقع ایک گاؤں ہے۔ دوسرے بہت سے گاؤں کی طرح اس گاؤں کو بھی پچھلے کچھ مہینوں سے پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے اور گاؤں والے اپنی تمام ضرورتوں کے لیے پانی کی گاڑیوں پر منحصر ہیں۔ اس گاؤں کے بھگوان مہادیو لاڈ کو جس کی عمر 35 برس ہے، سات لوگوں کے ایک گروہ نے لاٹھیوں، لوہے کی سلانخوں اور کلھاڑیوں سے مارا۔ یہ واقعہ تب سامنے آیا جب گاؤں والے بری طرح زخمی لاڈ کو علاج کے لیے ہسپیت لے کر آئے۔ پولیس کی رپورٹ میں لاڈ نے کہا کہ اس پر اُس وقت حملہ ہوا جب اس نے اصرار کیا کہ پانی کی گاڑی کو پانی جمع کرنے کے ان تالابوں میں خالی کر دیا جائے جنہیں نیمون گرام پنچایت کی پانی فراہم کرنے کی اسکیم کے تحت اس مقصد سے تعمیر کرایا ہے کہ پانی کی تقسیم



مساوی طور پر ہو سکے۔ تاہم اُس نے الزام لگایا کہ اعلیٰ ذات کے لوگ اس کے خلاف تھے اور انہوں نے اُس سے کہا کہ پانی نیچی ذات کے لوگوں کے لئے نہیں آیا تھا۔
اندین ایکسپریس، مورخہ یکم مئی 2004 سے ماخوذ

(a) بھکوان مہادیولاڈ کیوں مارا پیٹا گیا؟

(b) کیا آپ کے خیال میں یہ امتیازی سلوک کا معاملہ ہے؟ کیوں؟

7۔ فاصل آب کی ترقی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے اور یہ جاننے کی کوشش کیجیے کہ یہ علاقے کے لیے کس طرح فائدہ مند ہے۔

